آنکھیں اس خلق کی لیتی ہیں بھلا شمس کا نور

شمس لیتا ہے حقیقت میں اسی شاہ کا نور

دیکھے اس نور سے سب آنکھیں جہاں کی بیشک

شمس کی آنکھیں حقیقت میں ہیں یہ شاہ کا نور

مولی برہان ہدی شمس ہدی ہے ان کی

آنکھ حقیقت میں ہے طیب وہ شہنشاہ کا نور

شمس کی تیزی سے جھک جاتی ہیں آنکھیں بالکل

شمس کی آنکھیں جھکا دیتی ہے اس شاہ کا نور

ان شموس میں ہے سیف الہدی مولی اک شمس

جن کی کرنیں نظر آتی ہے اسی شاہ کا نور

ہے اسی شمس کی گرمی سے نجاتی اپنی

حب کی کھیتی کو اگاتی ہے اسی شاہ کا نور

جلد ہو جاوے طلوع شمس امامت کا رب

اپنے مغرب سے چمک اٹھے میرے شاہ کا نور

ہو بقا طول دعاتو کے یہ شمس کی رب

زندگی دیتا ہے خود شمس کو اس شاہ کا نور

جگمگایا تیرے دل کو ولاء سے باقر

شمس کی طرح میرے اپنے یہ شاہ کا نور